سُوْرَةُ قٓ ۲

سُوْرَةُ قٓ ۵۰ مَكِّيَّةٌ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○	اٰيَاتُهَا ۴۵ رُكُوْعَاتُهَا ۳
سورہ ق ۲ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں	شروع اللہ کے نام سے جو بیحد مہربان نہایت رحم والا ہے	پینتالیس آیتیں ہیں اور تین رکوع۔

قٓ ۱ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝۱ بَلْ عَجِبُوْٓا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا

قسم ہے اُس قرآن بڑی شان والے کی بلکہ انکو تعجب ہوا کہ آیا اُنکے پاس ڈر سنانیوالا اُنہی میں کا تو کہنے لگے منکر یہ تعجب

شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝۲ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝۳ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ

کی چیز ہے کیا جب ہم مرچکیں اور ہوجائیں مٹی یہ پھر آنا بہت دور ہے ف۱ ہم کو معلوم ہے جتنا گھٹاتی ہے زمین اُن

مِنْهُمْ ۚ وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝۴ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْٓ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝۵

میں سے ف۲ اور ہمارے پاس کتاب ہے جسمیں سب کچھ محفوظ ہے ف۳ کوئی نہیں پر جھٹلاتے ہیں سچے دین کو جب اُن تک پہنچا سو وہ پڑ رہے ہیں اُلجھی ہوئی بات میں ف۴

اَفَلَمْ يَنْظُرُوْٓا اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝۶ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا

کیا نہیں دیکھتے آسمان کو اپنے اُوپر کیسا ہم نے اس کو بنایا اور رونق دی اور اس میں نہیں کوئی سوراخ ف۵ اور زمین کو پھیلایا

وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝۷ تَبْصِرَةً وَّذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ

اور ڈالے اس میں بوجھ اور اُگائی اُس میں ہر ہر قسم کی رونق کی چیز سمجھانے کو اور یاد دلانے کو اُس بندہ کے لیے

مُّنِيْبٍ ۝۸ وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّحَبَّ الْحَصِيْدِ ۝۹

جو رجوع کرے ف۶ اور اُتارا ہم نے آسمان سے پانی برکت کا پھر اُگائے ہم اُس سے باغ اور اناج جس کا کھیت کاٹا جاتا ہے ف۷

(۱) **قرآن مجید کی بزرگی و عظمت اور انکار کا تعجب** | یعنی قرآن کی بزرگی اور عظمت شان کا کیا کہنا جس نے آکر سب کتابوں کو منسوخ کر دیا اور اپنی اعجازی قوت اور لامحدود اسرار و معارف سے دنیا کو محو حیرت بنا دیا۔ یہ ہی بزرگی والا قرآن بذات خود شاہد ہے کہ اسکے اندر کوئی نقص و عیب نہیں نہ کہیں اُنگلی رکھنے کی جگہ ہے، لیکن منکرین پھر بھی اس کو قبول نہیں کرتے اس لیے نہیں کہ اُن کے پاس اس کے خلاف کوئی حجت و برہان ہے بلکہ محض اپنے جہل و حماقت سے اس پر تعجب کرتے ہیں کہ اُن ہی کے خاندان اور نسل کا ایک آدمی اُن کی طرف رسول ہو کر آیا اور بڑا بن کر سب کو نصیحتیں کرنے لگا۔ اور بات بھی ایسی عجیب کہی جسے کوئی باور نہ کر سکے۔ بھلا جب ہم مر کر مٹی ہو گئے۔ کیا پھر زندگی کی طرف واپس کیے جائیں گے؟ یہ واپسی تو عقل سے بہت دور اور امکان و عادت سے بالکل بعید ہے۔

(۲) **بدن کے تمام اجزاء اللہ کے علم میں ہیں** | یعنی ساری مٹی نہیں ہو جاتی جان سلامت رہتی ہے اور بدن کے اجزاء تحلیل

ف۱ پہاڑ۔

Surah Qaf
Brought To You By www.e-iqra.info

ہوکر جہاں کہیں منتشر ہوگئے ہیں وہ سب اللہ کے علم میں ہیں۔ اُس کو قدرت ہے کہ ہر جگہ سے اجزائے اصلیہ کو جمع کر کے ڈھانچہ کھڑا کردے اور دوبارہ اُس میں جان ڈال دے۔

(۳) **لوحِ محفوظ** یعنی یہ نہیں کہ آج سے معلوم ہے بلکہ ہمارا علم قدیم ہے حتی کہ اُن میں قبل وقوع ہی سب اشیاء کے سب حالات ایک کتاب میں جو "لوح محفوظ" کہلاتی ہے لکھ دیے تھے اور اب تک ہمارے پاس وہ کتاب موجود چلی آتی ہے۔ پس اگر علم قدیم کسی کی سمجھ سے وہ دفتر جس میں سب کچھ لکھا ہے حق تعالیٰ کے سامنے حاضر ہے۔ یا اس کو پہلے جملہ کی تاکید سمجھو۔ کیونکہ جو چیز کسی کے علم میں ہو اور قلمبند بھی کرلیجائے وہ لوگوں کے نزدیک بہت زیادہ مؤکد سمجھی جاتی ہے۔ اسی طرح یہاں مخاطبین کے محسوسات کے اعتبار سے متنبہ کردیا کہ ہر چیز خدا کے علم میں ہے اور اُس کے ہاں لکھی ہوئی ہے جس میں ذرا کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔

(۴) یعنی صرف تعجب نہیں بلکہ کھلی ہوئی تکذیب ہے۔ حضرت کی نبوت، قرآن اور بعث بعد الموت، ہر چیز کو جھٹلاتے ہیں اور عجب اُلجھی ہوئی باتیں کرتے ہیں۔ بیشک جو شخص سچی باتوں کو جھٹلاتا ہے اسی طرح شک و اضطراب اور تردد و تحیّر کی اُلجھنوں میں پڑجایا کرتا ہے۔

(۵) **آسمان کی مضبوطی اور زینت** یعنی آسمان کو دیکھ لو، نہ بظاہر کوئی کھمبا نظر آتا ہے نہ ستون اتنا بڑا عظیم الشان جسم کیسا مضبوط و مستحکم کھڑا ہے۔ اور رات کو جب اُس پر ستاروں کی قندیل اور جھاڑ فانوس روشن ہوتے ہیں تو کس قدر پُر رونق اور خوبصورت نظر آتا ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ ہزاروں لاکھوں برس گذر گئے نہ اس چھت میں کہیں سوراخ ہوا، نہ کوئی کنگرہ گرا، نہ پلاسٹر ٹوٹا، نہ رنگ خراب ہوا۔ آخر کونسا ہاتھ ہے جس نے یہ مخلوق بنائی اور بنا کر اُس کی ایسی حفاظت کی۔

(۶) **زمین اور اُسکی نعمتوں میں غور کرو** یعنی جو آدمی خدا کی طرف رجوع ہو محض ان ہی محسوسات کے دائرہ میں اُلجھ کر نہ رہ جائے اُس کے لیے آسمان و زمین کی تخلیق و تنظیم میں دانائی و بینائی کے کتنے سامان ہیں جن میں ادنیٰ غور کرنے سے صحیح حقیقت تک پہنچ سکتا ہے۔ اور بھولے ہوئے سبق اُس کو یاد آسکتے ہیں۔ پھر خدا جانے ایسی روشن نشانیوں کی موجودگی میں بھی یہ لوگ کیونکر حق کو جھٹلانے کی جرأت کرتے ہیں۔

(۷) اناج وہ ہے جس کے ساتھ اُس کا کھیت بھی کٹ جائے اور باغ پھل ٹوٹ کر قائم رہتا ہے۔

وَالنَّخْلَ بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِيْدٌ ﴿۱۰﴾ رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ ۙ وَاَحْيَيْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا ۭ كَذٰلِكَ

اور کھجوریں لمبی اُن کا خوشہ ہے تہ پر تہ ف۸ روزی دینے کو بندوں کے اور زندہ کیا ہم نے اُس سے ایک مردہ دیس کو یونہی ہوگا نکل

الْخُرُوْجُ ﴿۱۱﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَ

کھڑے ہونا[1] ف۹ جھٹلا چکے ہیں اُن سے پہلے نوح کی قوم اور کنوے والے اور ثمود اور عاد اور فرعون اور

اِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ ۭ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾

لوط کے بھائی اور بن کے رہنے والے اور تبع کی قوم ف۱۰ ان سب نے جھٹلایا رسولوں کو[2] پر ٹھیک پڑا میرا ڈرانا ف۱۱

اَفَعَيِيْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ۭ بَلْ هُمْ فِيْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۵﴾

اب کیا ہم تھک گئے پہلی بار بنا کر کوئی نہیں انکو دھوکا ہے ایک نئے بنانے میں ف۱۲

ع ۱ ۱۵ ۱۵

[1] قبر سے۔ [2] پھر۔

Surah Qaf
Brought To You By www.e-iqra.info

(۸) یعنی بڑی کثرت اور افراط سے جن کا خوشہ دیکھنے میں بھی بھلا معلوم ہوتا ہے۔

(۹) یعنی بارش برسا کر مردہ زمین کو زندہ کر دیا۔ اسی طرح قیامت کے دن مُردے زندہ کر دیے جائیں گے۔

(۱۰) ان اقوام کے قصے سورۂ حجر، فرقان، دُخان وغیرہ میں گذر چکے ہیں۔

(۱۱) یعنی تکذیب انبیاء پر جس انجام سے ڈرایا گیا تھا وہ ہی سامنے آکر رہا۔

(۱۲) **دوبارہ زندہ کرنا کوئی مشکل نہیں ہے** یعنی دوبارہ نئے سرے سے پیدا کرنے میں انہیں فضول دُھوکا لگ رہا ہے۔ جس نے پہلی بار پیدا کیا اور دوسری مرتبہ پیدا کر دینا کیا مشکل ہے؟ کیا یہ گمان کرتے ہو کہ (معاذ اللہ) وہ پہلی دفعہ دنیا کو بنا کر تھک گیا ہوگا؟ اس قادرِ مطلق کی نسبت ایسے توہمات قائم کرنا سخت جہالت اور گستاخی ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ

اور البتہ ہم نے بنایا انسان کو اور ہم جانتے ہیں جو باتیں آتی رہتی ہیں اس کے جی میں ف۱۳ اور ہم اس کی رگ سے نزدیک ہیں ف۱۴ دھڑکتی رگ سے

الْوَرِيْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا

نرياده ف۱۴ جب لیتے جاتے ہیں دو لینے والے داہنے بیٹھا اور بائیں بیٹھا ف۱۵ نہیں بولتا کچھ بات جو نہ لیں

لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۭ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿۱۹﴾

ہوتا اس کے پاس ایک[1] دیکھنے والا تیار ف۱۶ اور وہ آئی بیہوشی موت کی تحقیق ف۱۷ یہ وہ ہے جس سے تو ٹلتا رہتا تھا ف۱۸

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۭ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿۲۰﴾ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿۲۱﴾ لَقَدْ

اور پھونکا گیا صور یہ ہے دن ڈرانے کا ف۱۹ اور آیا ہر ایک جی اس کے ساتھ ہر ایک ہانکنے والا ایک احوال بتلانے والا ف۲۰

كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿۲۲﴾ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ

تو بیخبر رہا اس دن کو اب کھولدی ہم نے تجھ پر سے تیری اندھیری سو تیری نگاہ آج تیز ہے ف۲۱ اور بولا فرشتہ اس کے

هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ﴿۲۵﴾

ساتھ والا یہ ہے جو میرے پاس تھا حاضر ف۲۲ ڈال دو تم دونوں دوزخ میں ہر ناشکرے مخالف کو نیکی کے روکنے والے حد سے بڑھنے والے شبہ ڈالنے والے ف۲۳

الَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ﴿۲۶﴾

جس نے ٹھہرایا اللہ کے ساتھ اور کو پوجنا سو ڈال دو اس کو سخت عذاب میں ف۲۴

(۱۳) **اللہ کو دل کے وسوسوں کا بھی علم ہے** یعنی اُس کے ہر قول و فعل سے ہم خبردار ہیں حتیٰ کے جو وساوس و خطرات اُس کے دل میں گذرتے ہیں اُن کا بھی ہم کو علم ہے۔ اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ۔

(۱۴) **اللہ شہ رگ سے بھی قریب ہے** گردن کی رگ مُراد ہے جسے "شہ رگ" کہتے ہیں اور جس کے کٹنے سے انسان مر جاتا ہے۔ شاید یہ کنایہ ہو اس کا کہ ہم (باعتبار علم کے) اس کی رُوح اور نفس سے بھی نزدیک تر ہیں۔ یعنی جیسا علم انسان کو اپنے احوال کا ہے ہم کو اس کا علم خود اس

[1] رگ جاں۔ [2] نگہبان

Surah Qaf
Brought To You By www.e-iqra.info

سے بھی زیادہ ہے۔ نیز علت اور منشاء کو معلول اور ناشی کے ساتھ وہ قرب حاصل ہوتا ہے جو معلول اور ناشی کو خود اپنے نفس سے بھی نہیں ہوتا۔ اس کا کچھ مختصر بیان "اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ" کے حواشی میں ہو چکا ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "اللہ اندر سے نزدیک ہے اور رگ آخر باہر ہے جان سے"۔ ولنعم ما قیل ؎ جاں نہاں در جسم و او در جاں نہاں ۔ اے نہاں اندر نہاں اے جان جاں۔

(۱۵) یعنی دو فرشتے خدا کے حکم سے ہر وقت اُس کی تاک میں لگے رہتے ہیں جو لفظ اُس کے مُنہ سے نکلے وہ لکھ لیتے ہیں۔ نیکی داہنے والا اور بدی بائیں والا۔

(۱۶) **کراماً کاتبین** یعنی لکھنے کو تیار ہے (تنبیہ) دونوں فرشتے کہاں رہتے ہیں؟ اور علاوہ اقوال کے کیا کچھ لکھتے ہیں؟ اس کی تفصیل احادیث و آثار سے ملے گی۔

(۱۷) **سکرۃ الموت** یعنی لو! ادھر رُسل تیار ہوئی، اُدھر موت کی گھڑی آپہنچی۔ اور مرنے والا نزع کی بیہوشیوں اور جاں کنی کی سختیوں میں ڈبکیاں کھانے لگا۔ اس وقت وہ سب سچی باتیں نظر آنا شروع ہو گئیں جن کی خبر اللہ کے رسولوں نے دی تھی۔ اور میت کی سعادت و شقاوت سے پردہ اُٹھنے لگا۔ اور ایسا پیش آنا قطعی اور یقینی تھا۔ کیونکہ حکیم مطلق کی بہت سی حکمتیں اس سے متعلق تھیں

(۱۸) یعنی آدمی نے موت کو بہت کچھ ٹلانا چاہا اور اس ناخوشگوار وقت سے بہت کچھ بھاگتا اور کتراتا رہا پر یہ گھڑی ٹلنے والی کہاں تھی۔ آخر سر پر آکھڑی ہوئی کوئی تدبیر اور حیلہ دفع الوقتی کا نہ چل سکا۔

(۱۹) چھوٹی قیامت تو موت کے وقت ہی آچکی تھی۔ اُس کے بعد بڑی قیامت حاضر ہے۔ بس صور پھونکا گیا اور وہ ہولناک دن آموجود ہوا جس سے انبیاء و رُسل برابر ڈراتے چلے آتے تھے۔

(۲۰) **محشر میں ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے** یعنی محشر میں اِس طرح حاضر کیے جائیں گے کہ ایک فرشتہ پیشی کے میدان کی طرف ڈھکیلتا ہوگا اور دوسرا اعمالنامہ لیے ہوگا جس میں اس کی زندگی کے سب احوال درج ہونگے۔ شاید یہ وہی دو فرشتے ہوں جو "کراماً کاتبین" کہلاتے ہیں اور جن کی نسبت فرمایا تھا "اِذْ یَتَلَقَّی الْمُتَلَقِّیٰنِ" الخ اور ممکن ہے کوئی اور ہوں۔ واللہ اعلم۔

(۲۱) **قیامت میں بینائی کی تیزی** یعنی اُس وقت کہا جائیگا کہ دنیا کے مزوں میں پڑ کر تو آج کے دن سے بیخبر تھا اور تیری آنکھوں کے سامنے شہوات و خواہشات کا اندھیرا چھایا ہوا تھا، پیغمبر جو سمجھاتے تھے تجھے کچھ دکھائی نہ دیتا تھا آج ہم نے تیری آنکھ سے وہ پردے ہٹا دیے اور نگاہ خوب تیز کر دی۔ اب دیکھ لے جو باتیں کہی گئی تھیں۔ صحیح ہیں یا غلط

(۲۲) یعنی فرشتہ اعمالنامہ حاضر کرے گا۔ اور بعض نے "قرین" سے مراد شیطان لیا ہے۔ یعنی شیطان کہیگا کہ یہ مجرم حاضر ہے جس کو میں نے اغواء کیا اور دوزخ کے لیے تیار کر کے لایا ہوں۔ مطلب یہ کہ اغواء تو میں نے کیا۔ مگر میرا ایسا زور و تسلط نہ تھا کہ زبردستی اس کو شرارت میں ڈال دیتا۔ یہ اپنے ارادے و اختیار سے گمراہ ہوا۔

(۲۳) **نیکی سے روکنے والے** بارگاہ ایزدی سے یہ حکم دو فرشتوں کو ہوگا کہ ایسے لوگوں کو جہنم میں جھونک دو۔ (اعاذنا اللہ منہا۔

(۲۴) یعنی ایسے لوگ جہنم میں سخت ترین عذاب کے مستحق ہیں۔

قَالَ قَرِیْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَیْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍۢ بَعِیْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَقَدْ

بولا شیطان اُسکا ساتھی اے رب ہمارے میں نے اُسکو شرارت میں نہیں ڈالا پر یہ تھا راہ کو بھولا دور پڑا ہوا ف۲۵ فرمایا جھگڑا نہ کرو میرے پاس اور میں

قَدَّمْتُ اِلَیْكُمْ بِالْوَعِیْدِ ﴿۲۸﴾ مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۲۹﴾ یَوْمَ نَقُوْلُ ع ۲ ۱۶

پہلے ہی ڈرا چکا تھا تم کو عذاب سے و۲۶ بدلتی نہیں بات میرے پاس اور میں ظلم نہیں کرتا بندوں پر ف۲۷ جس دن ہم کہیں

Surah Qaf
Brought To You By www.e-iqra.info

لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَأْتِ وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ ﴿٣٠﴾ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ غَيْرَ بَعِيدٍ ﴿٣١﴾

دوزخ کو تو بھر بھی چکی اور وہ بولے کچھ اور بھی ہے ف۲۸ اور نزدیک لائی جائے بہشت ڈر رکھنے والوں کے واسطے دور نہیں ہے ف۲۹

هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ لِكُلِّ أَوَّابٍ حَفِيظٍ ﴿٣٢﴾ مَنْ خَشِيَ الرَّحْمَٰنَ بِالْغَيْبِ وَجَاءَ بِقَلْبٍ مُنِيبٍ ﴿٣٣﴾

یہ ہر جس کا وعدہ ہوا تھا تم کو ہر ایک رجوع رہنے والے یاد رکھنے والے کو واسطے جو ڈرا رحمٰن کو بن دیکھے اور لایا دل رجوع ہونے والا

ادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُلُودِ ﴿٣٤﴾ لَهُمْ مَا يَشَاءُونَ فِيهَا وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ ﴿٣٥﴾ وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ

چلے جاؤ اس میں سلامت ف۳۰ یہ دن ہمیشہ رہنے کا ف۳۱ اُن کے واسطے ہر وہاں جو وہ چاہیں اور ہمارے پاس ہر کچھ زیادہ ف۳۲ اور کتنی تباہ کر چکے ہم ان سے پہلے جماعتیں

قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَحِيصٍ ﴿٣٦﴾ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَنْ

کہ اُن کی قوت زبردست تھی اُن سے پھرے گردیدے شہروں میں کہیں ہر بھاگ جانے کو ٹھکانہ ف۳۳ اس میں سوچنے کی جگہ ہے اس کو جس کے

كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ﴿٣٧﴾ وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ

اندر دل ہے یا لگائے کان دل لگا کر ف۳۴ اور ہم نے بنائے آسمان اور زمین اور جو کچھ اُن کے بیچ میں ہے چھ دن میں ف۳۵

وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُغُوبٍ ﴿٣٨﴾

اور ہم کو نہ ہوا کچھ تکان ف۳۶

(۲۵) **مشرک کا انجام** | یعنی میری کچھ زبردستی اس پر نہ چلتی تھی۔ ذرا شہ دی تھی کہ یہ کمبخت خود گمراہ ہو کر نجات و فلاح کے راستہ سے دور جا پڑا۔ شیطان یہ کہہ کر اپنا جرم ہلکا کرنا چاہتا ہے۔

(۲۶) **حشر میں کفار کو جواب** | یعنی بک بک مت کرو۔ دنیا میں سب کو نیک و بد سے آگاہ کر دیا گیا تھا۔ اب ہر ایک کو اُس کے جرم کے موافق سزا ملیگی۔ جو گمراہ ہوا اور جس نے اغواء کیا، سب اپنی حرکتوں کا خمیازہ بھگتینگے۔

(۲۷) یعنی ہمارے یہاں ظلم نہیں۔ جو کچھ فیصلہ ہوگا عین حکمت اور انصاف سے ہوگا "اور بات نہیں بدلتی" یعنی کافر بخشا نہیں جاتا بھلا شیطان اکفر کی بخشش تو کہاں۔

(۲۸) **جہنم کی وسعت اور پھیلاؤ** | یعنی دوزخ کا پھیلاؤ اس قدر لوگوں سے نہ بھرے گا اور شدت غیظ سے اور زیادہ کافروں اور نافرمانوں کو طلب کرے گی۔

(۲۹) **جنت متقین کے نزدیک ہے** | یعنی جنت اُن سے دور نہ ہوگی، بہت قریب سے اُس کی تروتازگی اور بناؤ سنگار دیکھیں گے۔

(۳۰) **انابت اور خشیت کے بدلے جنت** | یعنی جنہوں نے دنیا میں خدا کو یاد رکھا اور گناہوں سے محفوظ ہو کر اس کی طرف رجوع ہوئے، اور بے دیکھے اس کے قہر و جلال سے ڈرے اور ایک پاک و صاف رجوع ہونے والا دل لے کر حاضر ہوئے، اس جنت کا وعدہ ایسے لوگوں سے کیا گیا تھا۔ وقت آگیا ہے کہ سلامت و عافیت کے ساتھ اُس میں داخل ہوں۔ فرشتے اُن کو سلام کریں اور اُن کے پروردگار کا سلام پہنچائیں۔

(۳۱) حضرت شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں "اُس دن جس کو جو کچھ ملا ہو ہمیشہ کے لیے ہے۔ اس سے پہلے ایک بات پر ٹھہراؤ نہ تھا۔

(۳۲) **جنت میں ہر خواہش پوری ہوگی** | یعنی جو چاہیں گے وہ ملیگا اور اس کے علاوہ وہ نعمتیں ملیں گی جو اُن کے خیال میں بھی

Surah Qaf
Brought To You By www.e-iqra.info

نہیں۔ مثلاً دیدار الٰہی کی لذت بے قیاس اور ممکن ہے "وَلَدَيْنَا مَزِيدٌ" سے یہ غرض ہو کہ ہمارے پاس بہت کچھ جنتی کتنا ہی مانگیں سب دیا جائیگا۔ اللہ کے ہاں اتنا دینے پر بھی کوئی کمی نہیں آتی۔ نہ اس کے لیے کوئی رکاوٹ ہے۔ پس اتنی بے حساب و بے شمار عطایا کو مستبعد نہ سمجھو۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

(۳۳) **کفار کو تنبیہ** | پہلے کفار کی تعذیب اُخروی کا بیان تھا۔ درمیان میں اُن کے مقابلہ پر اہل جنت کے تنعم کا ذکر آگیا۔ اب پھر کفار کی سزا دہی کا ذکر کرتے ہیں۔ یعنی آخرت سے پہلے دنیا ہی میں ہم کتنی شریر و سرکش قوموں کو تباہ کر چکے ہیں جو زور و قوت میں موجودہ اقوام کفار سے بڑھ چڑھ کر تھیں۔ اور جنہوں نے بڑے بڑے شہر چھان مارے تھے۔ پھر جب عذاب الٰہی آیا تو بھاگ جانے کو کوئی زمین پر کہیں ٹھکانا نہ ملا۔ یا یہ مطلب ہے کہ عذاب کے وقت اپنی بستیوں میں کھوج لگانے لگے کہ کہیں پناہ ملے۔ مگر کوئی ٹھکانا نہ پایا۔ وہذا ہو الظاہر من الترجمۃ والاول ما اختارہ جمہور المفسرین۔ واللہ اعلم۔

(۳۴) **سمجھنے اور سننے والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں** | یعنی ان عبرتناک واقعات میں غور و فکر کر کے وہ ہی لوگ نصیحت حاصل کر سکتے ہیں جن کے سینہ میں سمجھنے والا دل ہو کہ از خود ایک بات کو سمجھ لیں، یا کم از کم کسی سمجھانے والے کے کہنے پر دل کو حاضر کر کے کان دھریں۔ کیونکہ یہ بھی ایک درجہ ہے کہ آدمی خود متنبہ نہ ہو تو دوسرے کے متنبہ کرنے پر ہشیار ہو جائے۔ جو شخص نہ خود سمجھے نہ کسی کے کہنے پر توجہ کے ساتھ کان لگائے اُسکا درجہ اینٹ پتھر سے زیادہ نہیں۔

(۳۵) اس کا بیان پہلے کئی جگہ گذر چکا ہے۔

(۳۶) **اللہ نہیں تھکتا** | جب پہلی مرتبہ بنانے سے نہ تھکے تو دوسری مرتبہ کیوں تھکیں گے اور تباہ و برباد کر دینا تو بنانے سے کہیں آسان ہے

فَاصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ ﴿۳۹﴾ وَمِنَ اللَّيْلِ

سو تو سہتا رہ جو کچھ وہ کہتے ہیں اور پاکی بولتا رہ خوبیاں اپنے رب کی ف۳۷ پہلے سورج کے نکلنے سے اور پہلے ڈوبنے سے اور کچھ رات میں بول

فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ ﴿۴۰﴾ وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَكَانٍ قَرِيبٍ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ

اس کی پاکی ف۳۸ اور پیچھے سجدوں کے ف۳۹ اور کان رکھ جس دن پکارے پکارنے والا نزدیک کی جگہ سے ف۴۰ جس دن سنیں گے چنگھاڑ محقق

بِالْحَقِّ ۚ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ﴿۴۲﴾ إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي وَنُمِيتُ وَإِلَيْنَا الْمَصِيرُ ﴿۴۳﴾ يَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ

وہ ہے دن نکل پڑنے کا ف۴۱ ہم ہیں جلاتے اور مارتے اور ہم تک ہے سب کو پہنچنا ف۴۲ جس دن زمین پھٹ کر نکل پڑیں وہ سب

سِرَاعًا ۚ ذَٰلِكَ حَشْرٌ عَلَيْنَا يَسِيرٌ ﴿۴۴﴾ نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَا يَقُولُونَ وَمَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۖ فَذَكِّرْ

دوڑتے ہوئے یہ اکٹھا کرنا ہم کو آسان ہے ف۴۳ ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ وہ کہتے ہیں اور تو نہیں ہے ان پر زور کرنیوالا سو تو سمجھا

بِالْقُرْآنِ مَنْ يَخَافُ وَعِيدِ ﴿۴۵﴾

قرآن سے اس کو جو ڈرے میرے ڈرانے سے ف۴۴

(۳۷) **آنحضرتؐ کو صبر و شکر کا حکم** | یعنی ایسی موٹی باتوں کو یہ لوگ نہ سمجھیں تو آپ غمگین نہ ہوں۔ بلکہ ان کی بیہودہ بکواس پر صبر کرتے رہیں۔ اور اپنے پروردگار کی یاد میں دل لگائے رکھیں جو تمام زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا اور ہر چیز کے بنانے اور بگاڑنے پر قدرت رکھتا ہے

(۳۸) **دعاء اور نمازوں کے خاص اوقات** | یہ وقت اللہ کی یاد کے ہیں ان میں دعاء اور عبادت بہت قبول ہوتی ہے اور بعض روایات

Surah Qaf
Brought To You By www.e-iqra.info

سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء میں آپ پر تین ہی نمازیں فرض تھیں۔ فجر اور عصر اور تہجد، بہرحال اب بھی ان تین وقتوں کو خصوصی فضل و شرف حاصل ہے۔ نماز یا ذکر و دعاء وغیرہ سے ان اوقات کو معمور رکھنا چاہئے۔ حدیث میں ہے "علیکم بالغدوۃ والروحۃ وشیءٍ من الدلجۃ"، بعض نے کہا کہ "قبل الطلوع" سے نمازِ فجر "قبل الغروب" سے ظہر و عصر اور "من اللیل" سے مغرب و عشاء مراد ہیں۔ واللہ اعلم۔

(۳۹) یعنی نماز کے بعد کچھ تسبیح و تہلیل کرنا چاہئے۔ یا نوافل مراد ہوں جو فرائض کے بعد پڑھے جاتے ہیں۔

(۴۰) **صور قریب کے مقام سے پھونکا جائیگا** کہتے ہیں صور پھونکا جائیگا بیت المقدس کے پتھر پر۔ اس لیے نزدیک کہا۔ یا یہ مطلب ہے کہ اُس کی آواز ہر جگہ نزدیک لگے گی اور سب کو یکساں سنائی دیگی۔ باقی صور پھونکنے کے سوا اور بھی ندائیں حق تعالیٰ کی طرف سے اس روز ہونگی بعض نے آیت سے وہ مراد لی ہیں۔ مگر ظاہر نفخ صور ہے واللہ اعلم۔

(۴۱) یعنی دوسری مرتبہ صور پھونکا جائیگا تو سب زمین سے نکل کھڑے ہونگے۔

(۴۲) یعنی بہرحال موت و حیات سب خدا کے ہاتھ میں ہے اور ہر پھر کر آخر کار اُسی کی طرف سب کو جانا ہے۔ بچ کر کوئی نہیں نکل سکتا۔

(۴۳) **قیامت میں زمین کا پھٹنا** یعنی زمین پھٹے گی اور مُردے اس سے نکل کر میدانِ حشر کی طرف جھپٹیں گے۔ خدا تعالیٰ سب اگلوں پچھلوں کو ایک میدان میں اکٹھا کر دے گا۔ اور ایسا کرنا اُس کو کچھ مشکل نہیں۔

(۴۴) **تبلیغ میں زبردستی نہیں** یعنی جو لوگ حشر کا انکار کرتے اور واہی تباہی کلمات بکتے ہیں بکنے دو۔ اور ان کا معاملہ ہمارے سپرد کرو۔ ہم کو سب معلوم ہے جو کچھ وہ کہتے ہیں۔ آپ کا یہ منصب نہیں کہ زور زبردستی سے ہر ایک کو یہ باتیں منوا کر چھوڑیں۔ ہاں قرآن سُنا سُنا کر بالخصوص اُن کو نصیحت اور فہمائش کرتے رہیئے جو اللہ کے ڈرانے سے ڈرتے ہیں۔ ان معاندین کے پیچھے زیادہ نہ پڑیے۔

تمّ سورۃ قٓ والحمد للہ۔

Surah Qaf
Brought To You By www.e-iqra.info